رہا ہے؛ کتنی شریف زادیاں سینما اور تھیٹر وغیرہ کی نمائش بن گئیں کتنے شریف گھرانوں کی بہو بیٹیاں گھر سے نکل گئیں اور کتنی پاکدامن عورتوں کی عصمت رُسوا ہو رہی ہے۔

اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے خواتین کی قدم قدم پر اس وجہ سے رہنمائی کی ہے تاکہ نہ صرف نظامِ تمدن برقرار رہے بلکہ مرد عورت دونوں اپنے فرائضِ منصبی بحسن و خوبی انجام دے سکیں۔ یہ بھی عرض کر دیتی ہوں کہ عورتوں کے متعلق حجاب کا جو خداوندی قانون ہے تجربات کی روشنی میں اہلِ یورپ کے بڑے بڑے علماء نے بھی اس کے آگے سرِ تسلیم خم کر دیا ہے، اخلاقِ یورپ نے مرد عورت کے باہمی میل جول کے نتائج جو سامنے پیش کر دیے ہیں اور خود ہمارے ملک میں کالج یونیورسٹی کی ملی جلی زندگی نے جو تجربات فراہم کیے ہیں، ان کو سامنے رکھ کر عقل بھی یہ کہتی ہے کہ پردہ کا حکم شرعی بغیر افراط و تفریط سراپا رحمتِ خداوندی ہے۔

---

برقعہ پوش خاتون

# کسی غیر محرم سے ہاتھ ملانا شریعت کی نظر میں

کسی غیر مرد سے عورت کا، یا عورت سے کسی غیر مرد کے ہاتھ ملانے کی حلت و حرمت کا مسئلہ کوئی ایسا مسئلہ تو نہ تھا جس میں امتِ مسلمہ کے کسی بھی دور میں کسی فرقہ نے اختلاف کیا ہو۔ لیکن آج صورتِ حال یہ ہے کہ اسلام آباد میں سیرت کانفرنس کے موقع پر ایک سربرآوردہ خاتون نے بھرے مجمعے میں یہ کہہ دیا کہ "قرآن میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ غیر محرم سے ہاتھ ملانا منع ہے!" تو اس مسئلہ پر قلم اٹھانے کی ضرورت پیش آئی ہے۔

قرآن نے فحاشی، بے حیائی اور مرد و عورت کے آزادانہ اختلاط کو ایک بدترین جرم قرار دیا ہے اور علانیہ بے حیائی یعنی زنا کے قریب لے جانے والے ان تمام اعمال و افعال پر پہرے بٹھا دیے ہیں جو اس سلسلہ میں تمام پہلوؤں پر محیط ہیں۔ غیر مرد سے ہاتھ ملانا تو دور کی بات ہے، کتاب و سنت نے تو

اس بات پر بھی پابندی لگائی ہے کہ کوئی کسی غیر محرم کو دیکھے۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ:

"اے نبیؐ! مومن مردوں سے کہہ دیجئے کہ نظریں نیچی رکھیں (بلا وجہ غیر عورتوں کو تاڑتے نہ پھریں) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وُہ کرتے ہیں اللہ اس سے باخبر ہے۔ اور اے نبیؐ! مومن عورتوں سے بھی کہہ دیجیے کہ وُہ غیر محرموں کی دید سے نظر کو روک کر رکھیں اور شرمگاہوں کی حفاظت کریں"۔

اگر کوئی یہ کہے کہ یہ تو نظر ملانا ہے، ہاتھ ملانا نہیں، سوال یہ ہے کہ دیکھے بغیر کیا ہاتھ ملایا جاسکتا ہے؟ یہ تو وہی بات ہے کہ کوئی شخص یہ کہے کہ قرآن میں پیشاب پینا کہاں منع ہے؟ جیسا کہ بھارت کے سابق صدر مرارجی ڈیسائی خود پیشاب پیتے بھی تھے اور اسے صحت کے لیے بہت مفید قرار دیتے تھے، "تو ایسی عقل کی داد ہی دینی چاہیے کہ ایک ایسی ناپاک چیز کہ جس کے چھینٹے پڑ جانے سے بدن یا کپڑے دھونا پڑیں اس کے متعلق یہ سوال کرنا کہ کتاب و سنت میں ایسے سوال کہاں ہیں جن میں اس کے پینے سے روکا گیا ہے! تو ایسی عقل پر ماتم ہی کرنا چاہیے۔

اب ہم یہ دیکھنا چاہتے ہیں کہ اگر قرآن میں ایسے صریح الفاظ موجود نہیں کہ غیر محرم سے ہاتھ ملانا ناجائز ہے تو سنت کی طرف رجوع کرنا پڑے گا کیونکہ سنت بھی قرآن کی وضاحت ہے عملی تفسیر و تعبیر ہے لہٰذا بخاری کی صحیح ترین روایت ملاحظہ فرمائیے:

"عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُبَايِعُ النِّسَاءَ بِالْكَلَامِ بِهٰذِهِ الْآيَةِ لَا يُشْرِكْنَ بِاللهِ شَيْئًا" قَالَتْ مَا مَسَّتْ يَدُ رَسُولِ اللهِ يَدَ امْرَأَةٍ إِلَّا امْرَأَةً يَمْلِكُهَا"

کہ "حضرت عائشہ صدیقہؓ نے فرمایا، نبی اکرمؐ اس آیت کے تحت،
کہ "عورتوں کو اللہ کے ساتھ کسی قسم کا شرک نہیں کرنا چاہیئے" (سورۃ ممتحنہ)

عورتوں سے بذریعہ کلام بیعت لیا کرتے تھے لیکن نبی اکرم نے کبھی کسی غیر محرم
عورت کا ہاتھ نہیں چھوا۔" (بخاری کتاب الاحکام)

اسی طرح مسلم شریف کی روایت ہے:

۲۔ "ان عائشة قالت كان المؤمنات اذا هاجرن الى رسول الله يمتحن بقول الله تعالى: يا ايها النبي اذا جاءك المؤمنات... الى آخر الآية. قالت عائشة فمن اقر بهذا فقد اقر بالمحنة وكان رسول الله اذا اقررن بذلك من قولهن قال لهن رسول الله انطلقن فقد بايعتكن والله ما مست يد رسول الله يد امراة قط غير انه يبايعهن بالكلام قالت عائشة والله ما اخذ رسول الله كف امراة قط و كان يقول اذا اخذ عليهن قد بايعتكن بالكلام"
(مسلم کتاب الامارة)

مومنات جب ہجرت کر کے رسول اللہ کی طرف آتیں تو آپ اللہ کے حکم کے مطابق (کہ اے نبی جب مومن عورتیں آئیں تو ان کا امتحان لیجئے) ان کا امتحان لیتے۔ جس عورت نے اس بیعت کا اقرار کر لیا ہوتا تو گویا وہ امتحان میں پوری اتری۔ اور رسول اللہ جب زبانی اقرار لے لیتے تو فرماتے چلی جاؤ۔ میں نے بیعت لے لی۔ اللہ کی قسم نبی اکرم کا ہاتھ کبھی کسی غیر محرم عورت سے نہیں چھوا۔ آپ صرف زبانی اقرار سے بیعت لیتے۔ عائشہ فرماتی ہیں اللہ کی قسم رسول اللہ نے کسی عورت کا ہاتھ کبھی نہیں پکڑا۔ ماسوا ان کے جن کا ہاتھ پکڑنے کی اللہ نے آپ کو اجازت دی تھی۔ (محرم) اللہ کی قسم نبی اکرم کی ہتھیلی کبھی کسی عورت کی ہتھیلی سے چھوئی تک نہیں اور عورتوں سے جب بیعت لیتے تو فرما دیتے کہ میں زبانی کلام ہی سے تم سے بیعت لوں گا۔"

ایک اور مقام پر فرمایا:

"من مس كف امراة ليس منها بسبيل وضع على كفه

جَمْرَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ" (نسائی ابن ماجہ)

"جو شخص بغیر کسی جائز تعلق کے کسی عورت کا ہاتھ چھوئے گا۔ قیامت کے دن اس کے ہاتھ پر انگارہ رکھا جائے گا!"

۴۔ امیمہ بنت رقیہ کہتی ہیں کہ میں چند عورتوں کے ساتھ رسول اللہ کی بیعت کے لیے حاضر ہوئی۔ آپ نے ہم سے اقرار لیا کہ چوری، شرک، زنا، بہتان تراشی، افترا پردازی، اور نبی کی نافرمانی سے احتراز کرنا جب اقرار ہو چکا تو ہم نے عرض کیا۔ ہاتھ لائیے تاکہ ہم آپ سے بیعت کریں۔ آپ نے فرمایا، میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کیا کرتا۔ صرف زبانی اقرار کافی ہے۔"

غور کرنے کی بات ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم باوجود اس کے کہ امت کے مردوں اور ایسے ہی عورتوں کے بھی روحانی باپ ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ کنواریوں سے زیادہ باحیا تھے "کَانَ اَشَدُّ حَیَاءً من العذراء" آپ سے بڑھ کر کوئی باحیا نہ ہو گا اور صحابیات بھی، جن کے ایمان کی گواہی خدا دیتا ہے۔ اور جنت کی نوید سناتا ہے، بیعت جیسے اہم مسئلہ پر یعنی بلاوجہ نہیں، شوقیہ یا رسمیہ بھی نہیں۔ تہذیب یافتہ ہونے کے لیے بھی نہیں، بلکہ ایک ایسی اہم ضرورت پر جس پر ہماری زندگی کا دارومدار ہے اور اس کے بعد آنے والی زندگی کا بھی۔ وہاں آپ سے، ہاتھ ملانے کی مجاز نہیں۔

ہاتھ ملاتے ہوئے انسان اپنے جذبات ایک دل سے دوسرے دل تک منتقل کرتا ہے۔ یہ طریقہ انتقالِ جذبات کا بہترین طریقہ ہے۔

رسول اللہ نے فرمایا:

"عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لاتدخلون الجنۃ حتی تؤمنوا ولا تؤمنوا حتی تحابوا الا ادلکم علیٰ شیء اذا فعلتموہ تحاببتم افشوا السلام بینکم۔" (مسلم)

"تم جنت میں داخل نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم ایمان لاؤ اور تم مومن

نہیں ہو سکتے حتیٰ کہ تم آپس میں محبت کرنے لگ جاؤ اور کیا میں تمھیں ایسی بات نہ بتا دوں جس سے تمہارے درمیان محبت پیدا ہو اور وہ بات ہے "سلام پھیلاؤ آپس میں!"

غور کرنے کی بات ہے کہ سلام آپس میں محبت کی پیدائش کا سبب ہے، یہ تو ہے زبانی سلام کا، جب یہ سلام زبان سے ہو کر ہاتھ تک پہنچے گا تو محبت کتنی حکایتوں کا امین ہوگا، تو کیا اسلام غیر محرم سے، ایسی محبت کی اجازت دیتا ہے؟ ایک اور حدیث بھی پیش نظر رہنی چاہیے:

- العینان زناھما النظر والاذنان زناھما الاستماع و اللسان زناہ الکلام والید زناھما البطش والرجل زناھا الخطی والقلب یھوی ویتمنی ویصدق ذٰلک الفرج ویکذب بہ"

"دو آنکھوں کا غلط "دیکھنا" زنا۔ دو کانوں کا غلط "سننا" زنا۔ زبان کا غلط بولنا" زنا۔ دو ہاتھوں کا (غیر محرم کو) "پکڑنا" زنا، پاؤں کا غلط "قدم" زنا۔ دل کا غلط "سوچنا" زنا اور شرمگاہ اس پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے یا اس کی تکذیب کرتی ہے!"

یہ حدیث منع کر رہی ہے نظر سے، سماعت کی لطف اندوزی سے، فواحش گفتگو سے، غلط لمس سے، غلط قدم سے، نفس کے چور سے!

وہ خدا جو نظر ملانے پر تنبیہ و تہدید سے کام لے رہا ہے پُرلوچ آواز میں بات کرنے پر برہم نظر آتا ہے۔ خوشبو لگانے سے زانی قرار دیتا ہے۔ باریک لباس پہننے پر جنت سے دُور کر دیتا ہے، اس خدا کو غیر محرم سے ہاتھ ملانا کیسا لگتا ہے اب یہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے:

چلتے چلتے ایک اور بات نظر سے گزر جائے:

- ان الذین یحبون ان تشیع الفاحشۃ فی الذین اٰمنوا لھم عذاب الیم فی الدنیا والاٰخرۃ" (النور)

"جو لوگ چاہتے ہیں مسلمانوں میں بے حیائی عام ہو ان کے لیے

دنیا و آخرت دونوں جگہ میں بڑا پُردرد عذاب ہے"۔

اب سیرت کانفرنس کے موقعہ پر یہ کہنا کہ "ہاتھ ملانا منع نہیں ہے" اشاعتِ بے حیائی نہیں تو اور کیا ہے؟ بے حیائی عملی ہو یا علمی، فکری ہو یا اخلاقی، بہرحال بے حیائی ہے اور کسی کو بے حیائی کر کے دکھانا بھی شہہ دینا ہے کہ میں نے اتنا کچھ کر لیا۔ کسی نے میرا کچھ نہیں بگاڑ لیا۔ آؤ میری بہنو دیکھو، اس حمام میں سبھی ننگے ہیں۔

یہاں تک پہنچ کر مجھے سمجھ نہیں آتی۔ کسی تبصرے کی حاجت باقی رہ جاتی ہے؟ سوائے اس کے کہ اوّل تو ہم مسلمان نہیں اور اگر ہیں تو اس اسلام کے پیروکار تو قطعًا نہیں جو "محمد رسول اللہ" کا تھا بلکہ یہ ہماری مرضی کا کوئی اور ہی اسلام ہے جو کبھی یورپ اور کبھی روس سے پارسل ہوتا ہے۔ انسان غلطیاں کرے، لیکن ان غلطیوں کو قرآن پر تھوپنا کسی صورت درست نہیں۔ اگر احکام شرعیہ ناگوار محسوس ہوتے ہیں تو علی الاعلان اسلام سے مکمل برأت کا اعلان کر دینا کہیں بہتر ہے۔

ہوئے کس درجہ فقیہانِ حرم بے توفیق
خود بدلتے نہیں قرآں کو بدل دیتے ہیں

یہ امر بھی ملحوظِ خاطر رہے کہ جس اسلامی مملکت کی اہ ۵ آبادی طبقہ اناث کی نمائندگی اور قیادت اس قسم کی عورتوں کے ہاتھ میں ہو وہاں اسلامی آئین کا نفاذ کس درجہ مشکل کام ہے ؏

قیاس کن از گلستانِ من بہار مرا

---

اللّٰھم ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنۃ و فی الاٰخرۃ حسنۃ
و قنا عذاب النّار۔